محمد جعفر پھلواروی

شیعہ، سنی فرقوں کی متفق علیہ روایات

(۳)

معاملات

اولاد کے مال میں باپ کا حق

(عائشہ رض) مرفوعاً[1]: ان من اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم

ابوداؤد (بیوع)، نسائی (بیوع)، ابن ماجہ (تجارات)

سب سے زیادہ پاکیزہ روزی تمہاری اپنی کمائی ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہاری ایک کمائی ہے۔

(ابوجعفر) مرفوعاً: انت ومالک لابیک

استبصار، ج ۳، ص ۴۸ - تہذیب، ج ۲، ص ۱۰۴ - کافی، ج ۱، ص ۳۶۶ - من لایحضرہ الفقیہ، ص ۳۶۶ - (بتفاوت یسیر)

تم اور تمہارا مال دونوں تمہارے باپ کے ہیں۔

احتکار انسانیت سوز کام ہے

(ابن عمر) مرفوعاً: من احتکر طعاما اربعین یوما یرید به الغلاء فقد بریٔ من اللہ و بریٔ اللہ منہ۔

ابن ماجہ (تجارات)

(ابوالحسن) مرفوعاً: .... واما الحناط فیحتکر الطعام علی امتی ولان یلقی اللہ العبد سارقا احب الی من ان یلقاہ قد احتکر طعاما اربعین یوما ....

۱- مرفوعاً کا مطلب یہ ہے کہ یہ حضورؐ کا ارشاد ہے۔ جہاں یہ لفظ موجود نہ ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ راوی خود کہہ رہا ہے جو حدیث بھی ہو سکتی ہے اور اثر بھی۔

جو گراں فروشی کی نیت سے چالیس دن غلّے کا احتکار کرے وہ اللہ سے اور اللہ اس سے بری ہو گیا۔

استبصار ۳/۱۱۴، تہذیب ۲/۱۰۹ - فقیہ ص ۶۶۸
بعض گندم فروش میری امت پر غلّہ بند (احتکار) کر دیتے ہیں۔ اور بندہ اللہ سے چور کی حیثیت سے ملے تو مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ وہ چالیس دن کے احتکار کے مجرم کی حیثیت سے ملے۔

بیوپار اور احتکار کا فرق

(عمر) مرفوعاً: الجالب مرزوق و المحتکر ملعون۔

ابو داؤد (بیوع)، ابن ماجہ (تجارات)
بیوپاری کو رزق ملتا ہے اور احتکار کرنے والے پر لعنت ہوتی ہے۔

(ابو عبداللہ) مرفوعاً: الجالب مرزوق و المحتکر ملعون۔

استبصار ۳/۱۱۴ - تہذیب ۲/۱۶۱ - کافی ۱/۳۷۵ -
فقیہ ص ۲۹۰
بیوپاری کو رزق ملتا ہے اور احتکار کرنے والے پر لعنت ہوتی ہے۔

لُقطے[1] کا حکم

(عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ) مرفوعاً: ... ما کان منہا فی الطریق المیتا و القریۃ الجامعۃ فعرفہا سنۃ فان جاء صاحبہا فادفعہا الیہ وان لم یأت فہی لک ....

(ابو عبداللہ) قال فی اللقطۃ: یعرفہا سنۃ ثم ہی کسائر مالہ

استبصار ۳/۶۸ - تہذیب ۲/۱۱۹ - کافی ۱/۱۶۷
ابو عبداللہ نے لُقطے کے بارے میں فرمایا کہ ایک

۱۔ لُقطہ: گری پڑی چیز

بخاری (علم ولقطہ)، مسلم (لقطہ)، ابوداؤد (لقطہ) نسائی (زکوٰۃ)، موطا (اقضیہ)

جو لقطہ عام راستے یا مرکزی آبادی میں ملے، تو (اعلان کر کر کے مالک کو) ایک سال تلاش کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دیدو اور اگر نہ آئے تو یہ تمھارا مال ہے۔

سال تک (اعلان کر کر کے مالک کو) تلاش کرے۔ اس کے بعد وہ ایسا ہی ہوگا جیسے اس کا دیگر مال۔

مجبوروں کا استحصال

(علیؑ) قال: سیأتی علی الناس زمان عضوض یعض الموسر فیہ علی ما فی یدہ و یتبایع المضطرون ولم یؤمروا بذلک، قال تعالیٰ "ولاتنسوا الفضل بینکم" و قد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع المضطر.....

ابوداؤد (بیوع)

عن قریب لوگوں پر ایک ایسا سخت زمانہ آئے گا کہ خوش حال اپنے قبضے کی چیز کو دانتوں سے مضبوط پکڑے ہوگا اور مجبور لوگ سودا کریں گے حالانکہ انھیں اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: باہمی فضل کو فراموش نہ کرو۔ اور رسول صلعم نے مجبور سے سودا کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

(ابوعبداللہ) قال: یاتی علی الناس زمان عضوض یعض کل امرئ علی ما فی یدیہ وینبی الفضل وقد قال اللہ تعالیٰ "ولاتنسوا الفضل بینکم" ثم ینبری فی ذلک الزمان اقوام یبایعون المضطرین اولئک ہم شرار الناس۔

استبصار ۳/۷۱ - تہذیب ۲/۱۲۳ - کافی ۱/۴۱۸

لوگوں پر ایک ایسا سخت دور آنے والا ہے کہ ہر شخص اپنے قبضے کی چیز کو دانتوں سے مضبوط پکڑے ہوگا اور فضل کو فراموش کر جائے گا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ: آپس کے فضل کو فراموش نہ کرو۔ اس دور میں ایسے لوگ سامنے آئیں گے جو مجبوروں سے سودا کریں گے۔ یہ لوگ بدترین انسان ہیں۔

فسخ بیع کا اختیار

(ابن عمر) مرفوعاً: ان المتبایعین بالخیار مالم یتفرقا . . . . .

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، موطا (کلہم فی البیوع) - ابن ماجہ (تجارات)

خریدار و فروشندہ اس وقت تک اختیار (فسخ بیع کا) رکھتے ہیں جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے۔

(ابوعبداللہ) قال لہ فضیل: ما الشرط فی الحیوان؟ فقال: ثلثۃ ایام للمشتری۔ قال فما الشرط فی غیر الحیوان؟ قال: البیعان بالخیار مالم یتفرقا فاذا افترقا فلا خیار بعد الرضا منہما۔

استبصار ٣/٧٢ - تہذیب ٢/٢٤ - کافی ١/٣٧٦ - فقیہ ص ٢٧٧۔

ابوعبداللہ سے فضیل نے پوچھا کہ حیوان میں کیا شرط ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ خریدار کے لیے تین دن ہیں۔ پوچھا: غیر حیوان میں کیا شرط ہے؟ کہا دونوں کو اس وقت تک اختیار فسخ ہے جب تک وہ الگ نہیں ہو جاتے۔ پھر جب الگ ہو جائیں تو دونوں کی رضامندی کے بعد کوئی اختیار نہیں رہتا۔

سودا پکا کرنے کا ایک طریقہ (تالی)

(عمرو بن العاص) مرفوعاً: البیعان بالخیار مالم یتفرقا الا ان یکون صفقۃ خیار

ابوداؤد، ترمذی، نسائی (کلہم فی البیوع)

خریدار و فروشندہ کو خیار فسخ اس وقت تک ہے جب تک وہ علیحدہ نہ ہو جائیں بجز اس کے کہ رضامندی

(علی): اذا صفق الرجل علی البیع فقد وجب وان لم یفترقا

استبصار ٣/٧٣ - تہذیب ٢/١٨١ -

جب آدمی سودے پر تالی بجا دے تو وہ واجب (پکی) ہو جائے گی اگرچہ وہ جدا نہ ہوئے ہوں۔

کی تاثیر بیچ جائے۔

پکنے سے پہلے پھلوں کا سودا

(انس): ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الثمر (النخل) حتی تزہو۔ فقلنا ما زہوہا؟ قال: تحمر وتصفر۔۔۔۔۔

مسلم (بیوع و مساقات) ابن ماجہ (تجارات)، نسائی (بیوع) موطا (بیوع)

آنحضرت صلعم نے پھل (کھجور) کا سودا کرنے سے منع فرمایا ہے تا آنکہ اس میں "زہو" آجائے۔ ہم نے دریافت کیا کہ زہو کی کیا حد ہے؟ فرمایا: سرخ و زرد ہو جائے۔

(الحسن بن علی الوشا) قال سألت ابا الحسن الرضا: ہل یجوز بیع النخل اذا حمل؟ فقال: لا یجوز بیعہ حتی یزہو۔ قلت ما الزہو؟ قال: یحمر ویصفر وشبہ ذلک

استبصار $\frac{۳}{۸۶}$، تہذیب $\frac{۲}{۱۴۱}$، کافی $\frac{۱}{۳۸۷}$، فقیہ ص ۲۸۹ بتفاوت یسیر۔

حسن (بن علی الوشا) نے ابو الحسن رضا سے پوچھا کہ پھل آنے کے بعد کھجور کا سودا کرنا جائز ہے؟ کہا اس کا سودا کرنا جائز نہیں جب تک اس میں "زہو" نہ ہو۔ میں نے پوچھا: زہو کیا ہے؟ کہا: سرخ و زرد ہو جائے یا اس جیسا ہو۔

انسانوں کی تجارت

(عمرو بن العاص) مرفوعاً: ثلثۃ انا خصمہم یوم القیمۃ۔۔۔۔۔ رجل باع حرا فاکل ثمنہ۔۔۔۔۔۔

بخاری (بیوع واجارہ) ابن ماجہ (تجارات)

تین قسم کے آدمیوں کا میں بروز حشر مخالف ہوں گا۔۔۔۔ (دوسرا وہ) آدمی جو کسی آزاد کو بیچ کر اس کے دام کھا جائے۔

(ابو عبداللہ) مرفوعاً: ۔۔۔۔۔ شر الناس من باع الناس

استبصار $\frac{۳}{۶۳}$ - تہذیب $\frac{۲}{۱۰۹}$ - کافی $\frac{۱}{۲۶}$ -

بدترین انسان وہ ہے جو انسانوں کی تجارت کرتا ہے۔

پھل آنے سے قبل سودا کرنا

(ابن عمرؓ): ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحہا . . . . .

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، موطا (کلھم فی البیوع) ابن ماجہ (تجارات)

آنحضور صلعم نے پھلوں کا سودا کرنے سے منع فرمایا ہے تاآنکہ اس کی صلاحیت واضح نہ ہو جائے۔

(ابو عبد اللہ) قال: . . . . . لاتباع الثمرۃ حتی یبدو صلاحہا

استبصار ۳/۸۸ - تہذیب ۲/۱۴۱ - کافی ۱/۳۸۷

پھلوں کا سودا اس وقت تک نہ ہو جب تک اس کی صلاحیت واضح نہ ہو جائے۔

مشورہ نہ کہ حکم

(زید بن ثابت) کان الناس فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتبایعون الثمار فاذا جذ الناس وحضر تقاضیہم قال المبتاع انہ اصاب الثمر الدمان، اصاب مراض، اصابہ قشام عاہات یحتجون بہا فقال صلی اللہ علیہ وسلم لما کثرت عندہ الخصومۃ فی ذلک اما لا فلا تتبایعوا حتی یبدو صلاح الثمرۃ کالمشورۃ یشیر بہا لکثرۃ خصومتہم

بخاری (بیوع) ابوداؤد (بیوع)

عہد نبوت میں لوگ پھلوں کے سودے کیا کرتے تھے۔ پھر جب لوگ پھل توڑ لیا کرتے اور تقاضے کا وقت آتا تو خریدار کہتا کہ پھل خراب ہو گئے۔

(الحلبی) قال: سئل ابو عبد اللہ . . . عن الرجل یشتری الثمرۃ المسماۃ من ارض فتہلک تلک الارض کلہا؟ قال: اختصموا فی ذلک فلما راٰہم لا یدعون الخصومۃ نہاہم عن ذلک البیع حتی تبلغ الثمرۃ ولم یحرمہ ولکن فعل ذلک من اجل خصومتہم۔

استبصار ۳/۸۷ - تہذیب ۲/۱۴۱ - کافی ۱/۳۴۸ -
فقیہ ص ۲۷۹ بتفاوت یسیر

ابو عبد اللہ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو ایک زمین کے معین پھلوں کو خریدتا ہے پھر وہ ساری زمین برباد ہو جاتی ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ: رسول اللہ صلعم کے

اسے بیماریاں لگ گئیں ۔ اس پر آفتیں آگئیں ایسی ہی دلیلیں پیش کرتے تھے ۔ تو آنحضرت صلعم کے پاس جب ایسے جھگڑے بہت ہونے لگے تو بطور مشورہ فرمایا کہ : جب تک صلاحیت واضح نہ ہو جائے تم لوگ پھلوں کا سودا نہ کیا کرو ۔ یہ مشورہ ان کے جھگڑوں کی کثرت کی وجہ سے دیا تھا ۔

پاس اس بارے میں لوگ جھگڑتے تھے اور لوگ ان جھگڑوں کا تذکرہ کرتے تھے ۔ پھر جب حضور نے دیکھا کہ یہ لوگ جھگڑے سے باز نہیں آتے تو ایسے سودے سے روک دیا تا آنکہ پھل پکنے پر نہ آجائیں ۔ ایسی بیع کو آپ نے حرام نہیں کیا بلکہ لوگوں کے جھگڑوں کی وجہ سے یہ حکم دیا ۔

کچھ کھا لینے سے پہلے پھلوں کا سودا

(ابن عباس) نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تباع ثمرۃ حتی تطعم (تؤکل) ....

بخاری، مسلم، ابوداؤد، موطا، نسائی (کلہم فی البیوع)

آنحضرت صلعم نے پھل کا سودا کرنے سے منع فرمایا ہے تا آنکہ اسے کچھ کھا نہ لیا جائے ۔

(ابوعبداللہ) قال: لاتشتر النخل حولا واحدا حتی تطعم ....

استبصار $\frac{3}{85}$ ۔ تہذیب $\frac{2}{142}$ ۔

صرف ایک سال کے لیے کھجور کے درخت کا سودا نہ کرو جب تک اسے کچھ کھا نہ لیا جائے ۔

محاقلہ[1] و مزابنہ[2]

۱۔ (جابر) نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المخابرۃ والمحاقلۃ والمزابنۃ وعن بیع الثمر حتی یبدو

۱۔ (ابوعبداللہ) نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ عن بیع المحاقلۃ والمزابنۃ

۱۔ محاقلہ: رقم یا غلے کے عوض زمین دینا یا خوشے آنے پر کھیتی کا غلے کے عوض سودا کرنا ۔

۲۔ مزابنہ: درخت میں لگی ہوئی تازہ کھجوروں کا چھواروں کے عوض سودا کرنا ۔ موخرالذکر دونوں صورتوں میں ناپ تول کا اندازہ اٹکل پر ہوتا ہے ۔

صلاحه وان لاتباع الا بالدینار والدراہم الا العرایا۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، موطا (کلھم فی البیوع) ابن ماجہ (تجارات درھون)

آنحضور نے مخابرہ[۱]، محاقلے، اور مزابنے سے منع فرمایا ہے۔ اور صلاحیت نمایاں ہونے سے پہلے پھلوں کا سودا کرنے سے بھی اور دینار و درہم کے علاوہ کسی اور چیز کے عوض اس کا سودا کرنے سے بھی بجز عرایا[۲] کے۔

استبصار ۳/۹۱ - تہذیب ۲/۱۵۷ - کافی ۱/۴۰۸

۲۔ (ابوجعفر) رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فی العرایا بان تشتری بخرصها تمرا....

استبصار ۳/۹۱ - تہذیب ۲/۱۵۷ - کافی ۱/۴۰۸

۱۔ آنحضرت نے بیع محاقلہ و مزابنہ سے روکا ہے۔

۲۔ آنحضرت نے عرایا کا سودا کرنے کی اجازت دی ہے بشرطیکہ کھجوروں کا صحیح اندازہ کر کے چھواروں کے عوض فروخت کر دیا جائے۔

درخت میں لگے ہوئے پھلوں کا بے اجازت کھا لینا

(عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الثمر المعلق فقال: من اصاب بفیہ من ذی حاجۃ غیر متخذ خبنۃ فلا شیء علیہ......

ابوداؤد (لقطہ)، بخاری (حدود)، نسائی (قطع السارق)، ابن ماجہ (تجارات)

(محمد بن مروان) قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام: امر بالثمرۃ فآکل منها. قال: کل منها ولا تحمل۔

استبصار ۳/۹ - تہذیب ۲/۱۴۲ -

میں (محمد بن مروان) نے ابوعبداللہ سے کہا کہ: میں پھل (کے باغ) سے گزرتا ہوں تو اس میں

۱۔ مخابرہ: زمین کو بٹائی پر دینا

۲۔ عرایا (جمع عریۃ کی): کھجور کے اس درخت کو کہتے ہیں جو کسی غریب کو پھل کھانے کو دے دیا جائے۔ وہ لگی ہوئی کھجوریں اندازہ کر کے چھواروں کے عوض فروخت کر سکتا ہے کیونکہ اس کے لیے کھجوریں پکنے کا انتظار دشوار ہو سکتا ہے یا اس کا بار بار وہاں جانا آنا خود اس غریب یا ہبہ کرنے والے کے لیے ناگوار ہو سکتا ہے۔

آنحضرت صلعم سے لگے ہوئے پھلوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ احاجتمند کچھ کھا لے مگر کپڑے میں کچھ چھپا کر نہ لے جائے تو اس پر کوئی دارو گیر نہیں۔

سے کچھ کھا لیتا ہوں۔ آپ نے جواب دیا کہ: کچھ کھا لو مگر ساتھ لے نہ جاؤ۔

تفاضل کے ساتھ حیوانات کا دست بدست سودا

(جابر) مرفوعاً: لا یصلح الحیوان اثنان بواحد نسیئۃ ولا بأس به یداً بید

ترمذی (بیوع)

دو جانوروں کا ایک جانور سے ادھار سودا مناسب نہیں۔ ہاں دست بدست میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(ابو جعفر) البعیر بالبعیرین والدابۃ بالدابتین یداً بید لیس به بأس

استبصار $\frac{۳}{۱۰۱}$ - تہذیب $\frac{۲}{۱۵۰}$ - کافی $\frac{۱}{۳۸۲}$

ایک اونٹ کا دو اونٹوں سے اور ایک جانور کا دو جانوروں سے دست بدست سودا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

غلّے کا اٹکل سودا

(ابن عمر) مرفوعاً: من اشتری طعاماً فلا یبیعه حتی یستوفیه و نہانا ان نبیعه حتی ننقله من مکانه

بخاری، مسلم، نسائی، (کلہم فی البیوع) ابن ماجہ (تجارات)

جو شخص غلّہ خریدنا چاہے وہ اس کا حق پورا ہونے سے پہلے سودا نہ کرے۔ ہم لوگ سواروں سے پہلے اٹکل سودا کر لیا کرتے تھے۔ پھر آنحضورؐ نے ایسے سودے سے منع فرما دیا تا آنکہ ہم اسے اس کی جگہ سے اتار نہ لیں۔

(ابو عبداللہ) ما کان من طعام سمیت فیه کیلا فلا یصلح مجازفۃ۔

استبصار $\frac{۳}{۱۰۲}$ - تہذیب $\frac{۲}{۱۵۱}$ - فقیہ ص ۲۸۲

جس غلّے میں ناپ تول معین ہو سکے اس کا اٹکل سے سودا کرنا مناسب نہیں۔

زمین کا حقدار کون ہے

۱۔ (عروہ) مرسلاً: من احیا ارضاً میتۃ فہی لہ ....

بخاری (حرث) ابوداؤد (امارۃ) ترمذی (احکام) موطا (اقضیہ)

۲۔ (〃) اشہد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الارض ارض اللہ والعباد عباد اللہ فمن احیی مواتا فہو احق بہ ....

۳۔ (سعید بن زید) مرفوعاً: من احیا ارضاً عجز صاحبہا عنہا وترکہا بمہلکۃ فہی لہ

رزین ( )

۱۔ جو کسی مردہ زمین کو زندہ کرے وہ اسی کے لیے ہے۔

۲۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آنحضورؐ نے یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ زمین اللہ کی اور بندے بھی اسی کے ہیں لہذا جو اس کے مردہ حصے کو زندہ کرے وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔

۳۔ جو شخص کسی ایسی زمین کو زندہ کرے جسے اس کے مالک نے ناکام رہ کر بے کار چھوڑ دیا ہو تو وہ اسی زندہ کرنے والے کے لیے ہے۔

۱۔ (ابوعبداللہ) قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ: من غرس شجرا او حفر وادیا بدیئا لم یسبقہ الیہ احد او احیی ارضا میتۃ فہی لہ قضاءً من اللہ عزوجل ورسولہ

استبصار ۳/۱۰۷ - تہذیب ۲/۱۵۹ - کافی ۱/۴۰۹ - فقیہ ص ۲۸۵

۲۔ (〃) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ: من احیا مواتا فہو لہ

استبصار ۳/۱۰۸ - تہذیب ۲/۱۵۹ - کافی ۱/۴۰۹

۳۔ (〃) .... فان کانت ارضا لرجل قبلہ وغاب عنہا وترکہا واخربہا ثم جاء بعد یطلبہا فان الارض للہ عزوجل ولمن عمرہا

استبصار ۳/۱۰۸ - تہذیب ۲/۱۵۹ - کافی ۱/۴۰۹

۱۔ جس نے پہلے درخت بویا یا نالہ کھودا اور اس سے پہلے کسی نے یہ نہ کیا ہو یا مردہ زمین کو زندہ کیا ہو تو وہ اسی کے لیے ہے۔ یہی اللہ اور اس کے رسولؐ کا فیصلہ ہے۔

۲۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ: جو کسی مردہ زمین کو زندہ کرے وہ اسی کے لیے ہے۔

۳۔ پس اگر کوئی زمین پہلے کسی دوسرے شخص کی ہو

جسے وہ چھوڑ کر غائب ہو گیا ہو اور اسے ضائع کر دیا ہو پھر (آباد ہونے کے بعد) وہ اس کا مطالبہ کرنے آئے تو زمین اللہ کی ہے اور اس کی جو اسے آباد کرے۔

مشتبہ اولاد کس کی ہو گی؟

(عائشہؓ، عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ) مرفوعاً: الولد للفراش وللعاہر الحجر

بخاری (وصایا، بیوع، مغازی، فرائض، حدود، احکام) مسلم (رضاع) ابو داؤد (طلاق) ترمذی (رضاع، وصایا) نسائی (طلاق) ابن ماجہ (نکاح و وصایا) موطا (اقضیہ)

بچہ اسی (شوہر) کا سمجھا جائے گا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لیے وہ پتھر ہے۔

(ابو عبداللہ) الولد للفراش و للعاہر الحجر

استبصار ۳/۳۴۸ - تہذیب ۲/۲۹۶ - کافی ۲/۵۶ - فقیہ ص ۳۲۶

بچہ اسی (شوہر) کا سمجھا جائے گا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لیے وہ پتھر ہے۔

قرض کی واپسی اضافے کے ساتھ

(ابو ہریرہ) مرفوعاً: ان خیرکم احسنکم قضاء

بخاری (ہبہ، استقراض، وکالت) مسلم ( ) ترمذی (بیوع) ابن ماجہ (صدقات) موطا (بیوع)

بہترین آدمی وہ ہے جو بہتر قرض ادا کرے۔

(ابو عبداللہ) خیر القرض الذی یجرّ المنفعۃ

استبصار ۳/۹ تہذیب ۲/۶۴ کافی ۱/۴۰۲

بہترین قرض وہ ہے جو نفع کے ساتھ واپس ہو۔[۱]

۱۔ عالمگیری شرطاً، استبصار ۳/۹ (بشرطیکہ زیادہ واپس کرنے کی شرط نہ ہو) ورنہ وہ ربا ہو جائے گا۔

محنت کی روزی

(انس) . . . .

وقال اخترباحد ہما طعاما فانبذہ الی اہلک واشتر بالآخر قدوما فائتنی بہ فاتاہ بہ فشد فیہ صلی اللہ علیہ وسلم عوداً بیدہ ثم قال اذہب فاحتطب وبع ولا ارینک خمسۃ عشر یوما ففعل وجاء وقد اصاب عشرۃ دراہم فاشتری ببعضہا ثوبا وببعضہا طعاما فقال لہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خیر لک من ان تجیئ المسئلۃ نکتۃ فی وجہک یوم القیمۃ...

ابو داؤد   ترمذی

(ایک انصاری نے حضورؐ سے سوال کیا۔ حضورؐ نے پوچھا کیا تمھارے گھر کے اندر کوئی چیز موجود ہے؟ اس نے کہا ایک بوریا ہے جسے اوڑھتا اور بچھاتا ہوں اور ایک پانی پینے کا پیالہ ہے۔ فرمایا لے آؤ۔ وہ لایا تو حضورؐ نے اسے دو درہم میں وہیں فروخت کیا اور دونوں درہم سائل کو دے کر فرمایا کہ ایک درہم کا کھانا خرید کر اپنے بال بچوں کو دے آؤ اور دوسرے کا ایک کلہاڑے کا پھل لے کر آؤ۔ وہ لے کر آیا تو حضورؐ نے اپنے ہاتھ سے اس میں

(ابو عبد اللہ) . . . .

ثم ذہب الرجل فاستعار معولا ثم اتی الجبل فصعدہ فقطع حطبا ثم جاء بہ فباعہ بنصیف مد من دقیق فرجع بہ فاکلہ ثم ذہب من الغد فجاء باکثر من ذلک فباعہ فلم یزل یعمل ویجمع حتی اشتری معولا ثم جمع حتی اشتری بکرین وغلاما ثم اثری حتی الیسر . . . . . .

کافی ص: ۲۴۴

(حضورؐ کے ایک صحابی کی حالت بہت غیر ہو گئی تو ان سے ان کی بیوی نے حضورؐ کے پاس جانے کی رائے دی۔ وہ آئے تو حضورؐ نے دیکھ کر فرمایا کہ جو مجھ سے سوال کرے اسے میں دے دیتا ہوں۔ لیکن جو استغنا اختیار کرے اسے اللہ غنی کر دیتا ہے۔ وہ سمجھ گئے کہ حضورؐ کا اشارہ میری طرف ہے۔ وہ واپس گئے۔ بیوی نے پھر دوسرے اور تیسرے دن بھیجا، اور ہر بار حضورؐ نے اسے دیکھ کر وہی بات فرمائی) آخر انھوں نے واپس جا کر ایک کلہاڑ استعار

لکڑی کا دستہ لگایا اور فرمایا کہ جاؤ اور لکڑیاں کاٹ کر بیچو اور میں پندرہ دن تک تمھیں نہ دیکھوں۔ اس نے یہی کیا اور دس درہم کما کر اس سے کچھ کپڑا اور کچھ کھانا خریدا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ تمھارے لیے اس سے کہیں بہتر ہے کہ سوال کر کے بروز حشر اپنے چہرے کو داغدار کرو......

لیا اور پہاڑی پر چڑھ کر لکڑیاں کاٹیں اور اسے نصف مد آٹے کے عوض فروخت کیا اور پیٹ بھر لیا۔ دوسرے دن پھر گئے اور اب کے کچھ زیادہ لکڑیاں کاٹ لائے۔ اس طرح وہ برابر کرتے رہے اور کچھ پس انداز کر کے ایک کلہاڑا خرید لیا اور اس طرح پس انداز کر کے دو کُرہ (بارہ بار حمار غلّہ) اور ایک غلام خرید لیا اور صاحب ثروت و خوش حال ہو گیا۔

نکاح

باکرہ اور ثیبہ کے اختیاراتِ نکاح

(ابن عباس) مرفوعاً: الایمّ احق بنفسها من ولیها والبکر تستأذن فی نفسها واذنها صماتها

ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، موطا (کلھم فی النکاح)

بیوہ اپنے ولی سے زیادہ اپنے بارے میں اختیار رکھتی ہے۔ اور باکرہ سے اس کے اپنے متعلق اجازت لینی چاہیے۔ اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

۱۔ (ابوعبداللہ) لا بأس ان تزوج المرأة اذا کانت ثیبا بغیر اذن ابیها اذا کان لا بأس بما صنعت

استبصار ۳/۲۳۵ - تهذیب ۲/۲۲۴

۲۔ (ایضاً) لا تزوج ذوات الآباء من الابکار الا باذن ابائهن

استبصار ۳/۲۳۵ - تهذیب ۲/۲۲۱ - کافی ۲/۲۵ - فقیہ ص ۴۱۴

۳۔ (ایضاً) فی رجل یزوج اخته قال: یؤامرها فان سکتت فهو اقرارها وان ابت

لم یزوجھا . . . . .

استبصار ۳/۲۳۹ - تہذیب ۲/۲۲۲ - کافی ۲/۲۵

فقیہہ ص ۳۱۵

۱- عورت اگر ثیبہ ہو تو اس کے باپ کی اجازت کے بغیر اس سے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ اس کے اس عمل میں کوئی دوسری خرابی نہ ہو۔

۲- جن باکرات کے باپ ہوں وہ ان کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتیں۔

۳- کوئی شخص اپنی بہن کا نکاح کرانا چاہے تو وہ اس سے اذن لے لے۔ اگر وہ خاموش رہے تو یہی اقرار ہے۔ اگر انکار کردے تو وہ نکاح نہیں کرا سکتا۔

نکاح ثانی کے بعد باری کی صورتیں

(انس) قال: من السنۃ اذا تزوج البکر علی الثیب اقام عندھا سبعا وقسم واذا تزوج ثیبا اقام عندھا ثلاثا ثم قسم

بخاری، ابوداؤد، ابن ماجہ، موطا (کلھم فی النکاح)

مسلم (رضاع)

سنت یہ ہے کہ جب ثیبہ کی موجودگی میں کوئی شخص باکرہ سے شادی کرے تو اس کے پاس سات

(محمد بن مسلم) قال قلت لابی جعفر: رجل تزوج امرأۃ وعندہ امرأۃ فقال: اذا کان بکرا فلیبت عندھا سبعا وان کانت ثیبا فثلاثا۔

استبصار ۳/۲۴۱ - تہذیب ۲/۲۳۱

میں نے ابو جعفر سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ایک عورت کے ہوتے ہوئے ایک اور

دن رہنے کے بعد باری تقسیم کرے اور اگر وہ ثیبہ ہو تو اس کے پاس تین دن رہ کر پھر باری تقسیم کرے۔

شادی کرے تو جواب دیا کہ: وہ باکرہ ہو تو اس کے پاس سات راتیں گزارے اور اگر ثیبہ ہو تو تین راتیں۔

شرائط کی پابندی

(علی) المسلمون عند شروطھم
بخاری (اجارہ) ابوداؤد (اقضیہ)
مسلمانوں کو اپنی شرطوں کا پابند رہنا چاہیے

(عبد صالح) مرفوعاً: المؤمنون عند شروطھم
استبصار $\frac{3}{232}$ - تہذیب $\frac{2}{219}$
اہل ایمان کو اپنی شرطوں پر قائم رہنا چاہیے

ناپسندیدہ عورت کی واپسی اور مہر

(عمر) ایما رجل تزوج بامرأة و بھا جنون او جذام او برص فمسھا فلھا صداقھا کاملاً و ذلک لزوجھا غرم علی ولیھا
موطا (نکاح)
جو شخص بھی کسی سے شادی کرے اور (بعد میں) جنون، جذام یا برص ثابت ہو اور وہ مواصلت کر چکا ہو تو اسے پورا مہر دیا جائے گا اور یہ عورت کے ولی پر اس کے شوہر کی طرف جرمانہ ہوگا۔

(ابو عبداللہ) ..... انما یرد النکاح من البرص والجذام والجنون والعفل[1] ... و لھا المھر بما استحل من فرجھا ویغرم ولیھا الذی انکحھا مثل ما ساقھا الیہ
استبصار $\frac{3}{246}$ - تہذیب $\frac{2}{222}$ - کافی $\frac{2}{29}$
فقیہہ ص ۳۲۲
برص، جذام، جنون اور عفل کا علم ہونے کے بعد منکوحہ واپس کی جا سکتی ہے اور شوہر نے اس سے جو جنسی استفادہ کیا اس کی وجہ سے اسے مہر دیا جائے گا اور یہ اس کے ولی پر جس نے اس کا نکاح کرایا اتنا ہی جرمانہ لگایا جائے گا جو شوہر نے ادا کیا ہے۔

۱۔ اندر کی ایسی رسولی جو مواصلت سے مانع ہوتی ہے۔

طلاق

طلاق حائضہ کی کراہت

(ابن عمر) انہ طلق امرأتہ وہی حائض فذکر ذلک عمر للنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فتغیظ فقال لیراجعہا ثم یمسکہا حتی تطہر ثم تحیض فتطہر۔ فان بدالہ ان یطلقہا فلیطلقہا قبل ان یمسہا فتلک العدۃ کما امر اللّٰہ عزوجل

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، موطا (کلہم فی الطلاق)

عبداللّٰہ بن عمر نے اپنی بیوی کو بحالت حیض طلاق دی۔ حضرت عمر نے آنحضورؐ سے اس کا ذکر کیا تو حضورؐ کو جلال آگیا۔ فرمایا کہ وہ رجوع کر لیں پھر اس وقت تک اسے روکے رکھیں کہ وہ پاک ہو جائے اور پھر حائضہ ہو کر پاک ہو جائے۔ اس کے بعد ان کا ارادہ ہو کہ طلاق دیں تو مواصلت سے پہلے طلاق دیں۔ یہ حکم الٰہی کے مطابق عدت کا طریقہ ہے۔

(ابوعبداللّٰہ) ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ ردّ علی عبداللّٰہ بن عمر امرأتہ طلقہا ثلثا وہی حائض فابطل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ ذلک الطلاق

استبصار ۳/۲۸۸۔ تہذیب ۲/۲۶۵۔ کافی ۲/۹۸۔

آنحضرتؐ نے عبداللّٰہ بن عمر کی طرف ان کی بیوی کو لوٹا دیا۔ انھوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں تین طلاقیں دے دی تھیں۔ حضورؐ نے اس طلاق کو باطل قرار دیا۔